منشورِ محمدی

منشورِ رسولان ہمہ محتاجِ نجاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشورِ محمد - توریت بلا تورِیہ انجیل ہ انجیل - گویان صفت و سیرت سرورِ محمد

نمبر ۵ جلد ۵ | بتاریخ ۳۱ دسمبر ۸۸۶ء | ۱۳۰۳ھ | سنہ ۱۸ | ۱۸ جنوری

اشتہار ہفتہ خبار عشرہ و ار مضامین تبصرہ ید مذہب عیسوی چھتالیس نمبر سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم انجیل پریس

بقیہ تزویج زینب و آنحضرت کا معاملہ

آپ نے زینب سے نکاح حسبِ حکم الٰہی کے موافق کیا تھا اور ارادتِ الٰہی اسی بات کی مقتضی تھی کہ آپ نے زینب سے نکاح کر لیں۔ حضرت زینب آپ کے پھوپی کی بیٹی تھیں جسکو آپ نے بارہا دیکھا تھا اور اونکی صورت و سیرت سے آپ پہلے ہی بخوبی واقف تھے اور قبل از نکاح زید عبداللہ برادر زینب اور خود زینب متمنی تھے کہ آپ اپنے نکاح میں لاویں اور زید سے جو غلام تھا زینب کا نکاح نکریں لیکن آپ نے اپنے خاندان کی ناراضی کا کچھ خیال نکیا اور اونکو سمجھا دیا کہ اسلام میں آزاد و غلام یکسان ہیں یہہ رعونت بیجا ہے اور جس بات کو رسول چاہتا ہے اوسکے خلاف کرنا بیعتِ اسلام کے خلاف ہے بلکہ موجبِ ناراضی خدا اور رسول ہے یہہ باتیں سنکر زینب عبداللہ رنجیدہ ہوگئے اور بخوف ناراضی رسول زید سے زینب کا نکاح فوراً ہوگیا۔ معاً اسکے حکم الٰہی پہونچا کہ زینب کو آپ کی ازواج میں ہمنے شمار کیا ہے تم اوس سے نکاح کرو۔ پس بتعمیل حکم الٰہی آپ نے زینب سے نکاح کر لیا چنانچہ سورہ احزاب کی رکوع بیست کردہ پادریصاحب میں بعینہ یہہ قصہ اسیطرح مرقوم ہے۔

آپ ناظرین غور تو کریں کہ اگر آپ کے دل میں معاذ اللہ فریب ہوتا یا آپ زینب کو چاہتے ہوتے تو ایسی برعکس کارروائیاں کیوں کرتے اس قصہ سے پہلے محرمات عورتوں کی تفصیل وضاحتاً وارد ہوچکی تھی اوسمیں اس نکاح کی حرمت نہیں منصوص ہے پھر کیوں کر یہہ اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ آپ زینب کو دیکھکر عاشق ہوگئے تھے اس لئے آپنے اس نکاح کو جائز

سمجھا اب اگرچہ ہمارے نزدیک حضرت لوط اور داؤد اور سلیمان اور یہوداہ وغیرہ انبیاء مقدسین ہین لیکن بائبل مین ان بزرگوارون کی نسبت ایسے ایسے افعال بد قائم کئے گئے ہین کہ کسی عامی آدمی سے بھی جو خوف خدا رکھتا ہو سرزد ہونا غیر ممکن ہی۔ شاید پادری لوگ بھی اونکو بزرگ سمجھتے ہونگے اوسمین (بیبل) اون کا اون فعلون کو کرکے تائب ہونا بھی نہین لکھا ہے پس اگر زید سے نکاح کر لینے مین جسکا جواز کتب انبیاء سابق اور قرآن مین ثابت ہی اور عدم جواز کی کوئی دلیل نہین ہی معاذ اللہ آنحضرت ملزم قرار دئے جاتے ہین تو پادری لوگ اون انبیا کو کیا کہین گے جن سے بیبل مین ایسے افعال سرزد ہوے جو از روی بیبل قتل و سنگسار ہونے کے مستحق تھے۔ پادریصاحب متوجہ ہون اور بائبل کی لغو گوئی اور اسکی خلاف از عقل و نقل تحریرات کو دریا برد کرین یا جواب شافی دین ان دونون باتون مین سے اگر کوئی ایک بات بھی ممکن نہو سکے تو اسلام کی پاکبازی پر کبھی معترض نہون لیکن ہم جانتے ہین کہ باعتبار ضد کے پادری اعتراض کرنا نچھوڑینگے نہ اپنی کتاب کو پاک ثابت کرینگے کیونکہ بیبل مین فریب و غداری و دغابازی و دیانتی بشہوت رانی ہوا و نفسانی پر زیادہ زور دیا گیا ہی۔ اسلام و قرآن اور اسکی ضد مین راست گوئی و راست بازی۔ خداشناسی سکھاتا ہی اور حیاشی و خواہش شیطانی کو اپنے پیرون سے دور رکھنے مین کامیابی کی ساتھ سعی کرتا ہی اور نفس کے بندون کو سخت عذاب و عقاب سے ڈراتا ہی یہان تک کہ اوسکے بانی

خطاب بشیر و نذیر ہی خود خدا کی زبان سے بارہا ادا ہوا۔ پس بائبل و قرآن اور دین عیسوی و محمدی مین ایک سخت ضد واقع ہی اس لئے پادری کبھی موافق نہین ہوسکتے۔ اب نمونہ کے طور پر دفتر بائبل سے چند مقامات پیش کئے جاتے ہین۔

(۱) لوط صغر سے دونون بیٹیون سمیت نکل کر پہاڑ پر جا رہا وہ اور اوسکی دونون بیٹیان ایک غار مین رہنے لگین تب پہلوتی نے چھوٹی سے کہا ہمارا باپ بوڑھا ہی اور زمین پر کوئی مرد نہین جو تمام جہان کے دستور کے موافق ہمارے پاس اندر اندر آوے آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلاوین اور ہم بستر ہووین تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھین سو انہون نے اوسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوتی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم بستر ہوی پر اوسنے اوسکے لیٹنے اور اوٹھتے وقت اوسے نہ پہچانا اور دوسرے روز ایسا ہوا کہ پہلوتی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو مین اپنے باپ سے ہم بستر ہوی آج بھی اوسکو مے پلاوین اور تو بھی جاکے اوس سے ہم بستر ہو کہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھین سو اوس رات کو بھی انہون نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی اٹھ کے اوس سے ہم بستر ہوی اور اوسنے اوسکے لیٹنے اور اوٹھتے وقت اوسے نہ پہچانا سو لوط کی دونو بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اوسکا نام موآب رکھا وہ موآبیون کا جو ابتک ہین باپ ہوا اور چھوٹی بھی ایک بیٹا جنی اور اسکا نام بن عمی رکھا وہ بنی عمون کا

جو اب تک ہمیں باپ ہوا - پیدائش ۱۹ باب ۳۰ - ۳۸
اس مقام پر اس قصہ کے ایک ایک حرف سے الہامی اور
پاکیزگی بائبل کی ٹپک رہی ہے خلاصہ یہ کہ اس قصہ میں
چند باتیں ایسے ہیں جو محض دغابازی و فریب اور جھوٹ
اور نفسانی اغراض اور شہوت پرستی پر مبنی ہیں۔

(۱) **اول** یہ لکھنا کہ روی زمین پر کوئی آدمی
نہیں باقی رہا جو لوط کے بیٹیوں کی ہوس بجھائی حالانکہ
روے زمین پر تو کیا خود اونکے آس پاس ہزارہا آدمی
بلکہ تمام مخلوقات موجود تھی اور حضرت لوط کے چچا حضرت
ابراہیم اور اونکا خاندان صحیح وسالم موجود تھا ان دونوں
لڑکیوں کو ان باتوں سے لاعلمی نہ تھی۔

(۲) **دوم** اون سے اتنا صبر نہ ہوسکا کہ دو ایک
روز کسی آدمی کا انتظار کریں یا تلاش کرکے بہم پہونچاویں

(۳) **سوم** باپ ہی سے منھ کالا کیا اور اتنی شرم
نہوی کہ باپ جب ہوش میں آئیگا تو کیا کہیگا اور خدا
کو کیا جواب دینگی۔

(۴) **چہارم** یہ غلطی الہام کی ہے جو کہتا ہے کہ لوط
انکے لیٹنے اور اٹھنے کی خبر نہوی کیونکہ لوط نے جو کیا
ہوگا تو ضرور خبر ہی پاکر کیا ہوگا کیا آپ ہی آپ کیا ان
سب کام کر چکے تھیں کیا لوط کی قوائے اعضا کو حرکت
نہوی ہوگی۔

(۵) **پنجم** - دوسرے روز آپ ہوش میں آگئی
تھے پھر کیوں نہیں اسکام سے متنبہ ہوے بخلاف اسکے
پھر دوسرے دن شراب پیکر دوسری بیٹی کی ہوس بجھائی

(۶) **ششم** حضرت لوط کی بی بی تو اس قوم کے
ساتھ مرگئی تھی پھر لوط نے کیوں نہیں پہچانا کہ میں اپنی
بی بی سے ہم بستر ہوں یا کسی اور عورت سے۔

(۷) **ہفتم** آیت ۳۲ و ۳۵ میں لکھا ہے کہ لوط نے
نہیں پہچانا کہ یہ میری بیٹیاں ہیں غالبا کوئی اور ہی عورت
جانی ہوگی بی بی تو مر ہی چکی تھی پھر کیوں دوسری عورت
سے زنا کیا۔

(۸) **ہشتم** - استقرار حمل پر بھی آپ کو کچھ شبہ نہوا

(۹) **نہم** - جب وہ دو بیٹی دونوں لڑکیاں جن
چکیں تو حضرت لوط نے دریافت نہ کیا کہ یہ کمائی کہاں
سے پیدا کی۔

(۱۰) **دہم** - اونکو اس فعل بد کی کچھ سزا نہ دی۔

(۱۱) **یازدہم** - خود بھی اس فعل پر نادم نہوے

(۱۲) **دوازدہم** نہ اس فعل پر خدا کا عتاب
نازل ہوا نہ لوط کو اس سے آگاہ کیا نہ لڑکیوں سے
باز پرس ہوی۔

پس پیغمبر عرب نے جو جائز اور مباح نکاح کیا وہ بھی
حکم خدا سے تو کیا بیجا کیا جبکہ لوط خود اپنی بیٹیوں سے
زنا کرکے اور شراب پیکر بوجہ عدم الزام نہیں ہوے

(۲) نوح کھیتی باڑی کرنے لگا اور اسنے ایک انگور کا
باغ لگایا اور اسکی مے پیکر نشہ میں آیا اور اپنی ذیرہ
کی اندر آپ کو ننگا کیا۔ پیدائش ۹ باب ۲۰-۲۱
سبحان اللہ جب نوح علیہ السلام ننگے مادرزاد ہو کر
ملزم نہیں ہوے تو آنحضرت تابع حکم الہی ہوکر کیونکر
نبی معصوم نہ ٹھہریگے۔

(۳) اونسنے اپنی جورو سے کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں

کہ تو دیکھنے مین خوبصورت عورت ہی اور یون ہوگا
کہ وے تجھکو دیکھکے کہینگے کہ یہ اسکی جورو ہی سو مجھکو مار
ڈالینگے اور تجھکو جیتا رکھینگے تو کہیو کہ مین اوسکی بہن ہون
تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو اور میری جان تیرے وسیلہ
سے سلامت رہے سو جب ابرام مصر مین پہونچا مصریون
نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ نہایت خوبصورت ہی اور فرعون
کے امیرون نے بھی اوسے دیکھا اور فرعون کے حضور
مین اوسکی تعریف کی اور اوس عورت کو فرعون کے گھر
مین لیگئی اور اوسنے اوسکے سبب ابرام پر احسان کیا کہ
اوسکو بہیڑ بکری گای بیل اور گدہی اور غلام اور لونڈی
اور گدہیان اور اونٹ ملی پیدایش ۱۲ باب ۱۱-۱۶
اور ابرام نے اپنی جورو سرہ کے حق مین کہا کہ وہ میری
بہن ہی - پیدایش - ۲۰ باب ۲ -
پادریصاحب یہان چند باتون کا ملاحظہ کرین کہ
اونکی الہامی کتاب مین اونکی الہامی نبی کا کیا چال
ڈہال تحریر ہے گو وہ ہماری نزدیک ایسے ہی پاک
ذات ہین جیسے ہمارے حضرت ؐ -
(۱) ابرہیم علیہ السلام نے جانکی خوف اور دنیوی
طمع سے اپنی جورو کو فریب کرنی اور جہوٹھ بولنے
کی تعلیم فرمائی جو شانِ نبوت کے خلاف ہی -
(۲) جورو کو بہن کہلوایا -
(۳) اس فریب سے جان بچائی اور مال اسباب اس
طریقہ پر حاصل کیا کہ کوئی ادنی رتبہ کا آدمی بھی ایسی
آدتی کو خوار انکرے گا -
(۴) خود اپنی آپ اقرار کیا کہ سرہ میری بہن ہی -
(۵) بہن کہنے اور کہلانے کے بعد بھی سرہ کو جورو بنا
لیا -
پس جبکہ حضرت ابرہیم علیہ السلام اپنی جورو کو بہن کہنی
اور فریب سے جان بچانی اور طمع سے مال پیدا کرنے پر
بے عیب ٹھہرے تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت شریعت
کی مطابق کام کرنے پر کسطرح معیوب ٹھہرینگے
(۴) وہ تو سچ میری بہن ہی میرے باپ کی بیٹی پر
میری ماں کی بیٹی نہین سو میری جورو ہی -
پیدایش ۲۰ باب ۱۲ -
یہان حضرت ابرہیم اپنی بی بی کو بہن کہنے کی اسطرح
تصدیق فرماتے ہین کہ وہ واقعی میرے باپ کی بیٹی
ہے گو ماں کی بیٹی نہین - پس جب باپ کی بیٹی سے
شادی کرنے مین پادری کی الہامی کتاب مین کچھ
حرج و عیب نہین تو اگر آنحضرت نے اپنی منہ بولی بیٹی
کے بی بی سے (جو آپکا بیٹا نتھا بلکہ غلام تھا) بعد از
طلاق نکاح کر لیا تو کیا عیب ہوا -
(۵) اور اضحاق اوسی اپنی ماسرہ کے خیمہ مین لایا اور
ربقہ کو لیا اور اوسکی جورو ہوی اور اوسنے اوسے
پیار کیا اور اضحاق نے اپنی ماں کے مرنے کے بعد تسلی پائی
پیدایش ۲۴ باب ۶۷ -
حضرت اسحٰق علیہ السلام ربقہ پر ایسے عاشق ہوے کہ اپنی ماں
کا غم بہول گئے اور اوسکے خیمہ مین عیش منایا
تو آنحضرت نے بعد از انکار حکم الٰہی سے زینب سے
نکاح کر لیا تو کیا قباحت ہوی -
(۶) وہان کے باشندون نے اوس سے اوسکی

جورو کی بابت پوچھا وہ بولا وہ میری بہن ہی کیونکہ
وہ اسے اپنی جورو کہنے سے ذرا تامل نہووے کہ وہان
کے لوگ رقبہ کے لئے اوسے قتل کرین کیونکہ وہ
خوبصورت ہی۔
حضرت اسحٰق علیہ السّلام نے اپنے والدِ بزرگوار کی تقلید میں
فریب سے اپنی جان بچائی اور اپنی بی بی کو بہن کہا اور
ملزم نہین ہوے تو آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والتحیت نے
تعمیل حکم الٰہی اگر اپنے غلام کی بی بی سے اوسکے طلاق
دینے پر نکاح کیا تو کیا جائے اعتراض ہے
(۷) لابن کی دو بیٹیان تھین بڑی کا نام لیاہ اور
چھوٹی کا راخیل تھا لیاہ کی آنکھین چندہلی تھین اور
راخیل خوبصورت اور خوشنما تھی اور یعقوب راخیل
پر عاشق تھا سو اوسنے کہا کہ تیری چھوٹی بیٹی راخیل کے
لئے مین سات برس تیری خدمت کرونگا چنانچہ یعقوب
سات برس تک راخیل کے لئے خدمت کرتا رہا پر وے
نظر مین اوس عشق کے سبب جو اوس سے اسکو تھا
تھوڑے دن معلوم ہوے اور یعقوب لابن سے کہا کہ
میری جورو مجھکو دیجئے کہ میرے دن پورے ہوکر
تا کہ مین اوس پاس جاؤن اور شام کو یون ہوا
کہ وہ اپنی بیٹی لیاہ کو اوسکے پاس لایا اور وہ اسکے
پاس گیا جب صبح ہوگئی تو کیا دیکھتا ہی کہ لیاہ ہی تب
اوس نے لابن کو کہا کہ یہہ کیا ہے جو تو نے مجھسے کیا
کیا مین نے راخیل کے لئے تیری خدمت نہین کی پھر تو نے
کس لئے مجھسے دغا کھیلا لابن نے کہا کہ ہمارے ملک
مین یہہ دستور نہین کہ چھوٹی کو پہلوٹھی سے پہلے
بیاہ دین اوسکے ساتھ ایک ہفتہ پورا کر اور بھی سات
برس کی خدمت کے لئے جو تو میرے ساتھ کریگا ہم اسے
بھی تجھکو دیدین گے۔ یعقوب نے ایسا ہی کیا تب اوس نے
اپنی بیٹی راخیل کو بھی اوسے بیاہ دیا تب یعقوب راخیل
کے پاس بھی گیا اور راخیل کو لیاہ سے زیادہ بھی چاہتا
تھا اور ساتھہ برس اور اوسکے ساتھ خدمت کی پیدایش
۲۹ باب ۱۵-۳۰۔
اس جگہہ چند امور کا لحاظ پادری کو فرمانا ضرور ہے۔
(۱) لیاہ کو چندہلی جانکر یعقوب نے نہ چاہا۔
(۲) راخیل پر یعقوب ایسے عاشق ہوے کہ خدا کی خدمت
چھوڑکر بندہ کی خدمت ۱۴ سال کامل تک ایسی کی کہ جو شاید
پادری اپنی خدمتِ ناجائز کو بھی اسطرح انجام نہین
دیسکتے۔
(۳) یعقوب علیہ السّلام کو یہہ چودہ سال ایسے گذرے
گویا ۱۴ روز تھے مرحبا مرحبا عشق اسیکا نام ہی مجنون
بھی لیلے کے عشق مین کہتے ہین کہ سو کوس اکیسا ندنی
سوار کے ساتھ ایک چشم زدن مین طی کر گیا تھا۔
(۴) لابن نے یعقوب سے فریب کیا اور اوس نے جسکے
عشق مین اپنی عمر عزیز کے ۲۰ برس رائیگان کئے تھے
وہ اسکو ندی اور اپنی شرط پر لابن قایم نرہا جسکے سبب
سے ۷ برس اور یعقوب کو لابن کی غلامی کرنی پڑی۔
(۵) تمام رات یعقوب علیہ السّلام نے لیاہ سے مزہ اوٹھایا
اور رات بھر کبھی بھی خیال نہوا کہ مین نے خدمت کس
کے لئے کی تھی اور کون ملی جب معاذاللہ دل کا جوش
کسیقدر کم ہوا تو لابن سے صبحکو تکرار کیا کہ راخیل کو

کیون نہین دیا لیاہ چندہلی انکہون والی کو کیون دیا

(۶) یعقوب علیہ السّلام نے خلافِ شریعت دو بہنون سے ایک ساتھہ شادی کیا۔

(۷) باوجودیکہ از روی عدل و انصاف دونون بی بیون سے یکسان برتاؤ چاہئے یعقوب علیہ السلام نے صرف راخیل سے محبت رکھی اور لیاہ کو اسکے چندہلی پن کے وجہ سے نظرون سے گرادیا۔

پس جبکہ حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہ السّلام ایسے اسورات مین پاک وصاف سمجھے گئے تو آنحضرت حکم الہی کی اطاعت کرنے سے کیون نہین بدرجہا افضل و پاک و مقدس ہونگے۔

(۸) اور یون ہوا کہ روبن گیا اور اپنی باپ کے حرم بلہہ سے ہم بستر ہوا اور اسرائیل نے سنا پیدائش ۳۵ باب ۲۲ یعقوب علیہ السلام کی بیٹے روبن نے اپنے باپ کی حرم بلہہ سے زنا کیا اور یعقوب علیہ السّلام سکر خاموش ہوئی اور سزا تو کیا دیتے زجر و توبیخ بھی نکیا صرف ایک مدت کے بعد اپنی آخر عمر مین روبن کی اولاد کو جو سراسر بخطا تھی ایک خفیف بددعا سے منسوب کیا۔

پس جب بیٹا باپ کی حرم سے زنا کرتے برا نہ سمجھا جاوے تو آنحضرت نے اگر حکم الہی سے اپنے غلام کی بی بی سے جب اُس نے اسکو طلاق دیا نکاح کر لیا تو کیا ناجائز کیا

(۹) اور تمر سے یہ کہا گیا کہ دیکھو تیرا سسر اپنی بھیڑون کے پشم کترنے کے لئے تمنہ کو جاتا ہی تب اوس نے اپنی بیوگی کے کپڑون کو اوتار پھینکا اور برقع اوڑہا اور اپنی کو لپیٹا اور غنم کے دخل مین جو تمنہ کی راہ سے پر ہی جا بیٹھی یہودا اوسے دیکھکر سمجھا کہ یہ کوئی کسبی ہی

کیونکہ وہ اپنا مونہہ چھپائی ہوی تھی اور وہ راہ سے اسکے طرف کو پھرا اور اوسے کہا چلے آو مجھے اپنے ساتھہ خلوت کر لینے دیجئے وہ بولی تو مجھے کیا دیگا کہ میرے ساتھہ خلوت کریگا مجھے کیا دیگا وہ بولا مین گلہ مین سے بکری کا لیلک بچہ بھیجونگا اوس نے کہا کہ تو مجھے جبتک اوسنے بچہ کو بھیجی کچھہ گرو دیگا وہ بولا کہ مین کیا گرو تجھے دون وہ بولی اپنی چاپ اور اپنا بازو بند اور اپنی لاٹھی جو تیرے ہاتھہ مین ہی۔ اوس نے دیا اور اوسکے ساتھہ خلوت کی اور وہ اوس سے حاملہ ہوی پھر وہ اٹھی اور چلا گئی اور برقع اوتار رکھا اور رنڈسالی کا جوڑا پہن لیا اور یون ہوا کہ قریب تین مہینے کے بعد یہوداہ سے کہا گیا کہ تیری بہو تمر نے زنا کیا اور دیکھہ اوسے چھنالی کا حمل بھی ہی یہوداہ بولا کہ اوسے باہر لاؤ کہ وہ جلائی جاوے جب وہ نکالی گئی اوس نے اپنی سسر کو کہلا بھیجا کہ مجھے اوس شخص کا حمل ہی کہ جسکے یہ چیزین ہین اور کہا کہ دریافت کیجئے یہ چاپ اور بازو بند اور یہ عصا کسکا ہی تب یہوداہ نے اقرار کیا اور کہا کہ وہ مجھسے زیادہ صادق ہی لیکن وہ آگے کو اوس سے ہم بستر نہوا۔

پیدائش ۳۸ باب ۱۳-۲۶۔

یہان چند وجوہات کو یادری صاحب پیش نظر رکھین اور شرمائین کہ یہ قصہ اونکی خدا کے جانفشانی ہے اور یہی سلسلہ پیدائش آنحضرت مسیح کا ہی کیونکہ انجیل متی باب اول مین جو نسب نامہ مسیح کا درج ہی اوس مین اس زنا کی حمل کو پھر ظاہر کیا گیا ہی اسلئے

کہ یعقوب سے یہوداہ - یہوداہ سے پہارس اور ضارح جو تمر کے پیٹ سے پیدا ہوی اور پہارس سے حضرون اور حضرون آبا مسیح پیدا ہوے -

پس پادری کو اپنے خدا کے آبائی پیدایش مین زیادہ غور کرنا چاہئے -

(۱) یہوداہ کے خاندانی لوگون نے اوسکی بیٹی کی بی بی تمر کو ورغلانا کہ اب یہوداہ تمنت کو جاتا ہی تو راہ مین بناوٹ سنگار کرکے کسبی کیطرح بیٹھ جاتا کہ وہ تجھے کسبی جانکر تیری شہوت کی آگ پر پانی پھکاوے

(۲) تبرجمین بائبل نے بال اور انکے جگہہ بشم کا لفظ اختیار کیا شاید اس لئے کہ اسیکا ذکر ہی تو تلازم بھی اسیکا مستعمل ہوتا کہ عبارت موزون ہو -

(۳) ثابت ہوا کہ یہوداہ کسبیون سے ہیشہ زنا کرتا تہا اور اوسکو گناہ نہین سمجہتا تہا -

(۴) کسبی ہی جانکر اپنے بیٹے کی بہو کے پاس آیا اور اوس سے اس کام کی خواہش کی -

(۵) بروقت گفتگو یہوداہ نے تمر کے آواز اور چال ڈہال سے نہ پہچانا کہ یہہ کسبی ہی یا تمر میرے بیٹے کی جورو ہے -

(۶) اوسکو خرچی کے معاوضہ مین چاپ اور بازو بند اور لاٹھی دیا -

(۷) اوس سے اچھی طرح اپنی نفس کو تازہ کیا -

(۸) بوقت دخول یہوداہ نے شناخت نہ کیا کہ مین کس پر سوار ہون -

(۹) تمر کو حمل رہگیا جس سے نسل یہوداہ قایم ہوی

(۱۰) تین ماہ تک یہوداہ نے اس عمل کو چہپائی رہا آخر جب ہمسایہ و اہل محلہ نے شور و غل مچایا کہ تمر زنا سے حاملہ ہی تب مجبوراً تمر کو سزا دینے پر آمادہ ہوا -

(۱۱) اپنی خطا کو یاد نہ کیا اور تمر کو اس جرم مین جلانے کے لئے مجمع عام مین بلوایا -

(۱۲) تمر بھی بہت ہشیار تہی جب اس نے دیکہا کہ فقط مجہکو ہی ملزم ٹہہرایا گیا ہے اور یہوداہ اپنی شراکت جرم سے بری ہونا چاہتا ہے تو فوراً لاٹھی اور چاپ اور بازو بند اپنی برأت کے لئے پیش کیا جس سے راز سربستہ کہل گیا -

(۱۳) تب تو یہوداہ کی آنکہین نیچی ہوئین اور تمر کو چہوڑ دیا اور گہر مین بہیجا اور لوگون کو سمجہا دیا کہ تمر کی خطا نہین ہی - اوسکو کسی اور کا حمل نہین بلکہ میرا ہے -

(۱۴) یہوداہ کا تمر کو سزا نہ دینا اور اوسکو پہر گہر مین رکہنا اور لوگون کا خاموش ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ بیل مین بیٹے کی بی بی سے زنا کرنا کچہہ عیب نہین اور نہ یہوداہ اور اسکے لوگون نے اس کو عیب جانا

(۱۵) ایسے زنا کی اولاد سے بیل کی نسب نامون اور مقدس خاندانون مین کوئی داغ نہین لگ سکتا -

تبہی جبکہ یہوداہ اپنے بیٹے کی بہو سے زنا کرکے اچہا ٹہہرا اور اوس زنا کی اولاد سے نسب نامہ مسیح بیداغ سمجہا گیا تو آنحضرت نے حسب الحکم خدا کے زن مطلقہ اپنے غلام سے نکاح جائز کر لیا تو کیا قباحت ہی -

(۱۰) سموئیل ۱۱ باب مین حضرت داؤد علیہ السلام کا زن اوریا کو غسل کرتے دیکہنا اور اسپر عاشق ہونا

اور اسی وقت اپنے آدمیون کی معرفت اوسکو بلانا
اور اس سے زنا کرنا اور استقرار حمل ہونا پھر اوس
عورت کا اپنے عمل کو داؤد پر ظاہر کرنا اور داؤد کا خوف
کہا کر یوآب اپنی فوج کی سپہ سالار کی معرفت سے اوریا کو
بہانہ سے طلب کرنا اور اوریا کا آنا اور داؤد کا خوب
کر لینے امید ہر اور ہر کی باتین دریافت کرنا اور آخر مین
داؤد کا مطلب بیان کرنا کہ اے اوریا تو تھکا ماندہ ہے اپنے
گھر جا اور اپنی عورت سے عیش منا مطلب یہہ کہ
اگر اوریا اپنے گھر جا کر اپنی عورت سے ہم بستر ہو تو
استقرار حمل زنا کا گمان نہ پھرے اور عورت پر نہ رہے پھر
اوریا کا گھر نہ جانا دوسرے روز داؤد کا پھر تاکید
کرنا کہ اپنے گھر جا اور یا بھی زمانہ کی نشیب و فراز کو
خوب جانتا تھا داؤد کے مطلب کو تاڑ گیا اور بجز صحیح
جواب دیکر اپنا چہرا پھرایا کہ تا بحالت سکینہ اور بنی اسرائیل
اور بنی یہوداہ اور سب خاندان بزرگ یعنی جنگ
باہر خیموں مین پڑے ہوے ہین اور میرا افسر یوآب
جنگل مین تکلیف پا رہا ہے مجھکو کب مناسب ہے کہ مین
یہان جا بیٹھکر عیش مناؤن - پھر داؤد کا مجبور اور لاجواب
ہو کر تیسرے روز اوریا کو خوب شراب پلانا اور مست کرنا
تاکہ حالت مستی مین اپنی عورت سے ہم بستر ہو لیکن
اس غیرت مند کا پھر بھی اپنے گھر نہ جانا - پھر داؤد کا سب
کمانداران سے عاجز آکر یوآب کو لکھنا کہ جب دشمن
کا سخت جنگ ہو تو اوریا کو سب کے آگے کرنا اور مین
گرمی جنگ مین اسکو تنہا چھوڑ دینا تاکہ وہ قتل ہو اور
یوآب کا داؤد کے حکم کی تعمیل کرنا اور بیچارہ اوریا کا
مظلوم و بیخطا قتل ہونا - پھر داؤد کا اسکی عورت
کو علی الاعلان اپنی جورو بنانا - مفصل سموئیل کی
دوسری کتاب ۱۱ باب مین مذکور ہے - پھر اسی کتاب
کے بارہوین باب مین داؤد کے اس ظلم و ستم پر
ناتھن نبی کی معرفت خدا کا عتاب مسطور ہے -
پادری صاحب نے بائبل کے صدہا زناکاریون مین سے
صرف داؤد و سلیمان کی زناکاری کا یہہ جواب دیا ہے
کہ داؤد و سلیمان نے جو کچھ کیا سو اچھا کیا اور پھر
اونہون نے توبہ کر لی تھی - مین کہتا ہون کہ اے رے
بیبل ثابت ہے کہ جیسا مکر و فریب داؤد کا زنا کی
حمل چھپانے اور مظلوم اوریا کی قتل کرانے مین تھا
ویسا ہی فریب اونکا بروقت عتاب خدا لوگون کے
دکھلانے اور اپنے مقدس ٹھہرانے کے لئے واویلا
تھی اور بائبل مین داؤد کو تائب نہین لکھا بلکہ
اس زنا کی پیدا ہوے بیٹی کی زندگی رہنے کے لئے
داؤد نے خدا کی منت کی اور روزہ رکھا لیکن
خدا نے اس منت اور روزہ کو قبول نہین کیا یا وہی
جو اولی سمجھ کے آدمی ہین اولٹا سمجھ گئی کہ داؤد
نے اپنے گناہ پر توبہ کی - وہ مقام بجنسہ نقل
کیا جاتا ہے
داؤد نے اوس لڑکے کے لئے خدا سے منت کی
اور داؤد نے روزہ رکھا اور گھر مین جا کر
ساری رات زمین پر پڑا رہا اور اسکے گھر کے
بزرگ اوٹھ کے اوس پاس آئی کہ اوسے
خاک پر سے اٹھاوین پر وہ راضی نہوا - باقی آیندہ

بقیہ عیسائی پادری کی معتبر دلیل نمبر ۵ الجواب

چنانچہ تمام انجیل مین کہین نہین لکھا کہ کسی حواری نے کہا ہو کہ ہمارے روبرو بعد موت صلیب کے حضرت مسیح زندہ ہوکر آسمان پر چلے گئے ہان اگر عیسائی کو بہ قول حوارئین کا معلوم ہو جو حوارئین نے کہا ہو کہ حضرت مسیح بعد موت صلیب کے زندہ ہوکر ہمارے سامنے آسمان پر تشریف لیگئے تو اس عبارت کا نشان حوارئین کی تصنیفات مین بیچ باب و آیت تحریر فرماوین اجی حضرت سلامت آپ یہہ تو خیال فرماوین کہ یہہ بیچارے حواری حضرت مسیح کا احوال کیا لکھیں ہی کیا ان غریبون کو معلوم ہی کیا ہی یہ تو حضرت مسیح کی دوستی قطع کرکے کسی باغی سے رفو چکر ہوگئے تھے اور بعض نے آپکی نبوت کا انکار بھی کیا تھا حتی کہ تجہیز و تکفین حضرت مسیح کی حوارئین کے نصیب نہین ہوی پہر یہہ کہان سے لکھین کہ ہمارے روبرو حضرت مسیح آسمان پر چلے گئے یہہ بھی واضح رہے کہ اس انجیل مروجہ حال کے جو حضرت مسیح کے ۶۰ ۹۰ برس بعد تیار کی گئی ہے آٹھ مصنف ہین جنکے نام ذیل مین بیان کئے جاتے ہین اول متی - دویم مرقس سویم لوقا - چہارم یوحنا پنجم پولوس ششم پطرس ہفتم یعقوب ہشتم یہوداہ ان آٹھ شخص مذکورہ بالا مین سے پانچ شخص تو حواریون سے ہین جنکے نام یہہ ہین متی - یوحنا - پطرس - یعقوب - یہوداہ ان حواریون مین سے چار حواریون نے تو مطلق

نہین لکھا ہی نہین کہ حضرت مسیح بعد موت صلیب کے زندہ ہوکر آسمان پر چلے گئے مگر پطرس کا یہہ کہنا کہ وہ آسمان پر جاکر خدا کے داہنے ہی (دیکھو پطرس کا خط اول باب ۳ آیت ۲۲) باوجود اسکے حواری ہونے کے بوجوہ ذیل قابل اعتبار نہین -

اول تو پطرس نے یہہ نہین لکھا کہ مین فلان مکان پر تہا اور میرے روبرو مسیح زندہ ہوکر آسمان پر تشریف لے گئے - صرف عام بات لکھتا ہی کہ وہ آسمان پر جاکے خدا کے داہنے ہے -

دویم - حضرت مسیح نے پطرس کو خاہ مخواہ شیطان فرمایا ہے اور مفسرین اناجیل نے بھی یہہ امر مان لیا ہے کہ پطرس مین حضرت مسیح نے شیطان بولتے دیکہا زبان پطرس کی تہی پس شیطان کا لفظ پطرس کی نسبت بولدیا یہان سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جو کوئی شیطان کی بات بولتا ہی شیطانی کہلائیگا انتہی - (دیکھو تفسیر خزانۃ الاسرار مطبوعہ ۱۸۷۵ء کا صفحہ ۲۹۱ سطر ۹)

اب دیکھئے عبارت مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس مین شیطان کا دخل ہوجایا کرتا تہا - بہلا جس شخص مین شیطان کے دخل کا احتمال ہو پہر اسکے کہنے کا کیونکر اعتبار کیا جاوے

سوم انجیل متی باب ۲۶ آیت ۷۲ و ۷۴ مین لکھا ہی کہ یہہ حضرت پطرس و حضرت مسیح کی رسالت کا متواتر تین مرتبہ انکار بھی کرچکے ہین اور جہوٹی قسمین اپنی جان بچانیکیلئے کہا چکے ہین علاوہ ازین انکار رسالت اور جہوٹی قسمون پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ حضرت مسیح کی سخت بے ادبی کی اور نقل کفر کفر نباشد مسیح کے روبرو مسیح

لعنت ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ پناہ مین رکھے ایسے ایماندارون
سے کیا ایسے جھوٹون اور بے ادبون اور رسالت کے
منکرون کی بھی گواہی قابل اعتبار ہوسکتی ہے حاشا و
کلا ہرگز نہین اگر کوئی عیسائی یون کہے کہ ہمین پطرس
معذور ہے کیونکہ یہہ فعل اس سے بسبب ضعیف الایمانی کے
وقوع مین آیا اور خوف جان کے سبب سے انکار کیا سو اسکا
جواب یہہ ہے کہ یہہ کہنا آپکا سراسر جھوٹ ہے اور اناجیل مروجہ
حال کے برخلاف ہے چنانچہ مسیح فرماتے ہین کہ جانکے جانے
سہنے کے خوف مین بھی میرا انکار نکرو اور جو میرا انکار کریگا
مین بھی اسکا انکار کرونگا پس اس صورت مین پطرس
کسطرح معذور ہوسکتا ہے چنانچہ انجیل متی باب ۱۰
آیت ۳۳ مین لکھا ہے پس ہر تم ہر کہ آدمیون کے آگے میرا
سے بہتر ہو اس لئے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا
اقرار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر
ہے اسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون کے آگے
میرا انکار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے اسکا انکار
کرونگا انتہی۔ اسکاٹ صاحب اپنی تفسیر کے جلد اوّل
صفحہ ۸۹ مین ان آیتون کی شرح مین یون تحریر فرماتے
ہین پس لئے انسان سے ہشدار ہو مگر اپکو خدا کے سپرد
کرو کیونکہ جو کوئی انسان کے خوف سے میرا انکار کریگا
مین بھی اسکا انکار کرونگا اور تفسیر خزانۃ السرار مصنف
پادری سیل جسکی بہت سی بیان ہند کے نزدیک
پادری فنڈر سے بھی بڑھکر ہے تفسیر مذکور مطبوعہ
۱۸۵۵ء شیعوی کے صفحہ ۱۷ مین فرماتے ہین جیسے مسیح کے
سامنے کہتے ہین مسیح باپ کے سامنے ہمارے لئے ویسا ہی

کریگا پھر پادری صاحب فرماتے ہین خلاصہ آنکہ لوگ جیسے جیسے
پیش آتے ہین مین اُن سے ویسے ہی پیش آؤنگا انتہی۔
خیال کرو کہ ہم اب پطرس کا الٹا طور پر پیش آنا انجیل متی
باب ۲۶ سے ظاہر کر چکے ہین سو بموجب اس بیان کے
حضرت مسیح بھی پطرس سے ایسا ہی معاملہ کرین گے
کیونکہ مسیح وعدہ کر چکے ہین کہ جو میرا انکار کریگا مین
بھی انکار کرونگا اب ہمکو ہرگز امید نہین کہ حضرت
مسیح خلاف وعدہ کرکے پطرس کا قصور معاف فرماوینگے
واہ قربان ایسے ایسے ایماندارون کی گواہی دین کر
مقدمہ مین معتبر مانی جائے افسوس صد افسوس ہمارے
کرستان بھائی یہہ خیال نہین کرتے کہ حاکم وقت
جب ایکدفعہ کسی گواہ کی جھوٹی گواہی ثابت کر لیتا ہے
پھر اس گواہ کا کبھی اعتبار نہین کرتا چونکہ دین کا مقدمہ
دنیوی مقدمات سے بہت ہی نازک ہے اسمین جھوٹ
بولنے والون اور خدا و رسول کے منکرون کا کیا
اعتبار ہے اس لئے حضرت پطرس تو اول نمبر کے کذابو
اور خدا و رسول کے منکر اور بڑے بے ادب ہین
انکے لکھنے پر کیونکر یقین کیا جاوے اس لئے انکا لکھنا اور
نہ لکھنا یکسان ہے۔

چہارم آپکے بڑے بزرگ میان پولوس نے انطاکیہ مین
جو پطرس سے مقابلہ کیا اور خوب بحث کی اس بحث
مین پطرس کو ملامت کے لائق لوقا انجیل سے پھرا ہوا
قرار دیا ہے دیکھو خط گلتیون کا باب ۲ آیت ۱۱۔
دیکھئے جس شخص کو آپ بزرگ ہی قابل اعتراض اور
انجیل سے پھرا ہوا تصور کرین پھر اسکی گواہی کیونکر

منظور اور قبول ہو سکتی ہے۔

باقی رہے تین شخص غیر حواری یعنے مرقس اور لوقا اور پولوس سو تینون حواری نہین حواری تو کیا بلکہ زمانہ حضرت مسیح مین یہہ تینون عیسائی بھی نہین ہوے اور نہ تمام عمر مین انکی نصیب حضرت مسیح کی زیارت ہوئی چنانچہ ہم انکی غیر حواری ہونے پر چند سندین پیش کرتے ہین

قول اول پادری فنڈر صاحب اپنی میزان الحق۔ مطبوعہ لودیانہ ۱۸۶۸ء عیسوی کے صفحہ ۶۲ مین لکھتے ہین کہ مرقس اور لوقا اور اعمال کی کتاب جو مرقس اور لوقا حواریون کے شاگردون کی معرفت بموجب حکم وامداد پطرس و پولوس حواریون کے مرقوم ہوی۔

دوم کتاب طلوع افتاب صداقت مطبوعہ سیز اپور سنہ ۱۸۶۰ء کے صفحہ ۲۵۹ مین لکھا ہے کہ مرقس اور لوقا نے خود دیکھنے والون سے احوال شروع سے آخر تک دریافت کرکے اور رسولون کی نظرون سے گذار کر بیان کیا ہے۔

سوم رومن سفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء کے صفحہ ۱۴۱ مین لکھا ہے کہ ایسا گمان کیا جاتا ہے کہ مرقس پطرس کی منادی سے مرید ہوا چنانچہ پطرس نے اسے بیٹے کا خطاب دیا ہے دیکھو خط اول پطرس باب ۵ آیت ۱۳۔ سفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء کے صفحہ ۱۴۲ مین لکھا ہے کہ لوقا کا وطن انطاکیہ تھا اور وہ پیشہ طبابت کا کام کیا کرتا تھا بعضون نے ایسا گمان کیا ہے کہ وہ عیسے مسیح کے ستر شاگردون مین سے تھا لیکن اسکی انجیل کے دیباچہ سے انکا یہہ گمان نادرست معلوم ہوتا ہے۔

دیکھیے سندات مذکورہ بالا سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ مرقس ولوقا حواری نہین اور نہ انہون نے حضرت مسیح کو اپنی آنکھہ سے دیکھا بلکہ اپنی انجیلین حواریون سے روایتاً لکھین اور یہہ جو عیسائی اکثر کہا کرتے ہین کہ مرقس اور لوقا نے اپنی اپنی انجیل حواریون کی نظرون سے گذران لی یہہ بالکل غلط ہے کیونکہ تمام انجیل مین ان انجیلون کا حواریون کے نظرون سے گذرنا ثابت نہین اور یہہ جو پادری فنڈر نے لکھا ہے کہ مرقس اور لوقا نے پطرس اور پولوس کی مدد سے اپنی اپنی انجیلین لکھین یہہ غلط ہے اسکی کوئی سند اناجیل مروجہ حال مین موجود نہین عیسائیون کی خوش قسمتی دیکھیے کہ جو لوقا و مرقس حواری بھی ثابت نہین ہو سکتے انپر بھی خدا کا کلام نازل ہونا مانتے ہین۔ واہ سبحان اللہ۔

الغرض جب یہہ امر بخوبی معلوم ہو گیا کہ یہ تینون شخص نہ حواری تھے نہ زمانہ حضرت مسیح مین عیسائی ہو کر پھر انکا یہہ لکھنا کہ حضرت مسیح بعد موت صلیب کے زندہ ہو کر آسمان پر تشریف لیگئے جیسا کہ انجیل مرقس باب ۱۶ آیت ۱۹ اور لوقا باب ۲۴ آیت ۵۱ وغیرہ سے واضح ہوتا ہے ہرگز قابل اعتبار نہین۔ ہان اگر کوئی عیسائی چند وجہات مندرجہ ذیل پیش کرکے حضرت مسیح کا زندہ ہو کر آسمان پر جانا ثابت کرے تو ہم ایک وجہ کا نمبروار جواب دیتے ہین۔

وجہ اول۔ گذشتہ قصہ آنکھون کا دیکھا ہوا بیان کرنا ضرور قابل اعتبار ہو سکتا ہے۔

جواب - ہان ضرور قابلِ اعتبار ہوسکتا ہی مگر یہہ تینون شخص یعنے مرقس اور لوقا اور یولوس زمانہ حضرت مسیح مین موجود ہی تھے اور نہ کوئی انکے روبرو معاملہ حضرت مسیح کا ہوا پہر انکے لکھنے کا کیا اعتبار ہی اس لئے ان تینون کے لکھنی کی کچھہ سند نہین -

وجہ دوم - واقعات گذشتہ کو روایتاً لکھنا ضرور مرتبۂ یقین تک پہونچتا ہی -

جواب ہان ضرور اگر روایتاً لکھنا پورے پورے طور پر ثابت ہوجاوے مگر مین کہتا ہون ان تینون کا صحیح طور پر روایتاً لکھنا بھی پایۂ اعتبار کو نہین پہونچتا ہان اگر عیسائیون کو صحیح طور پر گذشتہ قصہ روایتاً لکھنا ان تینون صاحبون کا معلوم ہی تو بیان کرین مگر قبل بیان کرنے عیسائیون کے ہم چند سوال کرتے ہین - سوال اوّل مرقس و لوقا صاحبون نے کس شخص سے روایت حاصل کی تھی - سوال دوم اس روایت کنندہ کا نام کیا ہی - سوال سوم وہ روایت کنندہ معتبر ہے یا غیر معتبر اگر معتبر ہے تو اسکی معتبری پر کس معتبر نے گواہی دی ہی اس گواہی دینے والے کا نام کیا ہی - سوال چہارم وہ روایت کنندہ حواری ہی یا حواریون کا مرید - سوال پنجم اس روایت کنندہ کی ملاقات بلاواسطہ ہوی یا کسی واسطے سے ہوی اگر واسطے سے ہوی تو اسمین کتنے واسطے ہین اور انکے نام کیا ہین -

ان پانچ سوالون کے جواب عیسائی صاحب کسی معتبر کتاب سے تحریر فرماوین اور یہہ جو اکثر عیسائی کہا کرتے ہین کہ مرقس اور لوقا نے اپنی اپنی انجیلین حواریون کو دکھلائی تھین بسبب دکھلانے حواریون کے انکی انجیلین بھی معتبر ہوگئین مین کہتا ہون یہہ کہنا عیسائی صاحبون کا محض غپ اور سراسر غلط ہے ہان اگر عیسائی صاحب اپنے دعوے مین سچے ہین تو یہہ امر حواریون کی تصنیفات مین ہمکو دکھلاوین جو حواریون نے اپنی تصنیفات مین یہہ لکھا ہو کہ ہم نے مرقس اور لوقا کی انجیلین ملاحظہ کرلین یا مرقس اور لوقا کی تصنیفات مین دکھلادین جو مرقس اور لوقا نے یہہ دعوی کیا ہو کہ ہم نے اپنی اپنی تصنیفات حواریون کو دکھلائی ہی اگر یہہ ہر دو امر مذکورۂ بالا عیسائی صاحب دکھلا نہین سکتے تو اپنے ہی اپنے گریبان مین منھ ڈال کر غور کرین تو کبھی ایسا دعوے زبان پر نہ لاوین -

وجہ سویم قصہ گذشتہ پر اگر کوئی شخص بذریعۂ الہام الٰہی شہادت دے تو اسکو قبول کرنا ضروری امر ہے - جواب - بیشک اگرچہ کوئی شخص الہام یافتہ گذشتہ قصہ پر بذریعۂ الہام الٰہی شہادت دے تو اسکی شہادت ہر ایماندار پر قبول کرنی فرض ہی مگر اس شخص الہام یافتہ مین ملہم ہونے کے اوصاف بھی پائے جاوین اگر بزعم عیسائیون کے یہہ بات بالکل غلط اور محض خیالی پلاؤ ہے یہ تینون شخص الہامی تو کیا ہمارے نزدیک معتبر بھی نہین کیونکہ ان کا الہامی ہونا انکی زبانی نا جائز ہر وجہ حال سے بخوبی عیان نہین بلکہ برعکس اسکے جناب لوقا صاحب اپنی انجیل کے دیباچہ مین خود ہی قائل ہین کہ مین یہہ انجیل روایتاً لکھتا ہون - باقی ہر آئندہ

در مطبع برق اسلام بندگور باہتمام محمد شریف علیہ طبع و نشر یافت